بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال۔ کتاب و سنت کی روشنی میں مندرجہ ذیل سوالات کا جواب ارشاد فرمائیں۔

۱۔ ایک امام جو عالم دین ہے لیکن وہ قرآن مجید صحیح نہیں پڑھ سکتا۔ ایک عالم سادہ قراءت کرنے والا بھی محسوس کرتا ہے کہ قراءت درست نہیں۔ کیا ایسے عالم دین کی اقتداء میں نماز درست ہے؟

۲۔ اور اس عالم دین کی موجودگی میں ایک ایسا آدمی موجود ہے جو داڑھی تراشتا ہے لیکن قراءت درست کرتا ہے کیا اس قاری کی اقتداء میں نماز درست ہے؟

۳۔ اس عالم دین کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد ایک قاری جو خود بھی اس عالم کی اقتداء میں نماز ادا کر چکے ہیں۔ غلط قراءت کی بنا پر انہوں نے فرمایا کہ ہماری نماز نہیں ہوئی۔ اور انہوں نے نماز کے لئے دوبارہ جماعت کرائی۔ کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ ان کی دوبارہ نماز ادا کرنے کی کیا حیثیت ہے؟ اور جنہوں نے دوبارہ ادا نہیں کی ان کی نماز کی کیا حیثیت ہو گی؟ سائل حافظ محمد اسمٰعیل' نیو ملتان' مشتاق کالونی' ملتان شہر

الجواب بعون الوھاب و منہ الصدق والصواب۔ اگر یہ امام سلفی العقیدہ ہے اور قرآن مجید عمداً غلط نہیں پڑھتا۔ بلکہ حتی المقدور درست پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلاشبہ درست ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ** سنن الدار قطنی ج ۲ ص ۵۶ و تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۳۵ و ارواء الغلیل ۱۰ الخطیب البغدادی۔ الدر المنثور والعلل المتناہیۃ وتذکرۃ الموضوعات بحوالہ موسوعۃ الاحادیث ج ۵ ص ۳۳۸ کہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کی نماز جنازہ پڑھو اور لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی صحیح العقیدہ مسلمان کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست ہے۔ اس حدیث کا ایک راوی عثمان بن عبدالرحمان متہم بالکذب ہے۔

۲۔ **عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکفروا اھل القبلۃ وان عملوا الکبائر و صلوا مع کل امام وجاھدوا مع کل امیر وصلوا علی کل میت وابو سعید مجھول۔** سنن الدار قطنی ج ۲ ص ۵۸۔ حضرت واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہو گو وہ کبائر کے مرتکب ہوں۔ اور ہر ایک امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لو (بشرطیکہ وہ سلفی العقیدہ ہو) اور ہر ایک امیر کے

جھنڈے تلے جہاد کرو اور ہر ایک مسلم شخص کی نماز جنازہ پڑھو۔

۳۔ **عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من السنتہ الصف خلف کل امام لک صلاتک و علیہ اثمہ والجہاد مع کل امیر لک جہادک وعلیہ شرۃ وصلواۃ علی کل میت من اہل التوحید وان کان قاتل نفسہ وعمر بن صبح متروک۔** دار قطنی ج ۴ ص ۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین کام سنت ہیں۔ (۱) ہر قسم کے امام کی اقتداء میں نماز پڑھ لینا۔ تیری نماز تیرے لئے ہے اور امام کی بدعملی خود اس پر ہے۔ (۲) ہر قسم کے امیر کے جھنڈے کے تلے جہاد کرنا۔ اگر اس امیر کی نیت میں کوئی شر ہے تو وہ خود اس کا ذمہ دار ہے۔ تاہم تجھے جہاد کا ثواب مل جائے گا۔ (۳) اور ہر اہل توحید شخص کی نماز جنازہ پڑھنا۔ خواہ وہ خود کشی کرنے والا ہو۔

اگر یہ تینوں احادیث علی الانفراد ضعیف ہیں تاہم بحکم یشد بعضا بوضا ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قابل عمل ہیں۔ لہٰذا مسئلہ درست ہے۔ اس لئے جب تک عقیدہ کا اختلاف نہ ہو تو بلا وجہ سادہ قراءت کو بہانہ بنا کر اس عالم دین کی امامت پر اعتراض کرنا اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے گریز کرنا درست نہیں۔

جواب سوال نمبر۲۔ **عن جابر رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرا القران وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرء وا وکل حسن وسیجی اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتا جلونہ۔ رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان وسکت علیہ ابو داؤد فہو صالح عندہ واخرجہ ایضا احمد وابن النجار وفی الباب عن سہل بن سعد الساعدی عند احمد وابی داؤد وابن حبان والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان وسعید بن منصور فی سنتہ وعبد بن حمید وعن انس عند احمد وتعدد الطریق یشد بعضہا بعضا۔ تنقیح الرواۃ ج ۴ ص ۶۱ و مشکوۃ ص ۱۹۱۔** حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے ہم میں کچھ گنوار اور عجمی لوگ بھی تھے آپ ہمارا قرآن سنتے رہے پھر فرمایا پڑھو پڑھو۔ تم سب ٹھیک پڑھ رہے ہو۔ عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو اس قرآن کو اس طرح سیدھا کرے گی جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے۔ وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں وصول کریں گے اور آخرت کے ثواب نظر انداز کر دیں گے۔ تعدد طرق کی وجہ سے یہ حدیث قوی ہے۔

اس قوی حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کو صرف عربی لب و لہجہ میں پڑھنا ضروری نہیں۔

بلکہ جس طرح بھی کوئی پڑھ سکے۔ قرآن مجید کے نزول کا اصل مقصد نصیحت اور عبرت حاصل کرنا ہے نہ کہ صرف عربی لہجہ اور تجوید کی پابندی کے ساتھ ادائیگی۔ اگر کوئی شخص عجمی انداز میں یا پھر آجکل مجودین کی اصطلاح میں مجہول قراۃ میں قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور خشیت الٰہی اس کے روئیں روئیں سے ظاہر ہو تو وہ اس داڑھی تراشنے ولے قاری سے ہزار درجے بہتر ہے۔ جو قرآن تو بڑا اچھا پڑھے لیکن اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور سنت کی محبت نہ ہو اور ظاہر ہے کہ دیہاتی اور عجمی لوگ قرآن مجید کو عربی لب و لہجہ میں نہیں پڑھ سکتے۔ بایں ہمہ اس حقیقت کو جانتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کی قراۃ اور تلاوت پر "فکل حسن" فرما کر مہر تصویب ثبت فرما دی۔ اگرچہ تلاوت کے وقت مخارج حروف اور انکی صفات کا خیال رکھنا ایک حد تک ضروری ہے تاہم تجوید میں ایسا تکلف جس سے آنکھ' ناک' کان ٹیڑھا ہو جائے اور گردن کی رگیں پھول جائیں بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے محفوظ رکھے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد میں ایک ایسی قوم آئے گی کہ ان کا سارا زور الفاظ اور کلمات کی درستگی پر صرف ہو گا۔ حروف کے مخارج اور ان کی صفات پر خوب تکلف کریں گے۔ اس حدیث کے ظاہر کے مطابق تلاوت قرآن کے وقت عربی لب و لہجہ کی رعایت ضروری ہے اور نہ مروجہ فن تجوید کی پابندی ضروری قرار دی گئی ہے بلکہ تلاوت قرآن کی بنیاد سہولت اور درگزر پر رکھی گئی ہے کہ جیسے کوئی پڑ سکے پڑھے کوئی حرج نہیں۔ تاہم تلاوت میں نیک نیتی۔ اخلاص اور قرآن کے معانی اور ان کے عجائب پر غور و فکر ضروری ہے۔ تاکہ قرآن مجید کے نزول کا اصل مقصد نغموں اور تکلفات کی بھول بھلیوں میں نہ کھو جائے۔

خلاصہ یہ کہ سادہ قرآن پڑھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز اور درست ہے۔

غلط قراۃ دو طرح کی ہو سکتی ہیں ایک تو قاری کا لہجہ درست نہ ہو تاہم الفاظ میں تبدیلی سے بچنے کی مقدور بھر کوشش کرتا ہو۔ تو ایسی قراۃ شرعاً" قابل قبول اور ایسے امام کی اقتداء میں نماز جائز ہے۔ دوسری یہ کہ الفاظ میں تبدیلی واقع ہو جائے اور وہ اس تبدیلی کی پرواہ نہ کرے تو ایسے غیر محتاط امام کی اقتداء جائز نہیں۔ مگر ہماری دانست کے مطابق کوئی عالم دین جان بوجھ کر ایسی غلطی ہرگز نہیں کرتا۔ جس میں تحریف لفظی ارتکاب لازم آتا ہو۔ بہرحال سادہ قران مجید پڑھنے والے عالم دین کو چھوڑ کر داڑھی تراش قاری کی اقتداء میں نماز پڑھنا بوجوہ جائز نہیں۔

اس لئے کہ کوئی عالم دین خواہ کتنا بھی بے عمل اور غیر محتاط ہو جان بوجھ کر قرآن مجید غلط پڑھنے کی جسارت نہیں کرتا۔ اگر تلاوت میں اس سے غلطی ہو جائے تو جب اس کو اس کی غلطی

پر آگاہ کیا جاتا ہے تو وہ اپنی اس غلطی کو درست کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے یعنی وہ اپنی غلطی پر مصر نہیں ہوتا اور معلوم ہے کہ غلطی پر اصرار نہ کرنے والا عدوان و طغیان کی ہلاکت خیز وادی میں داخل ہونے سے بچ جاتا ہے۔ جبکہ داڑھی تراشنے والا سنت ثابتہ صحیحہ متواترہ پر جان بوجھ کر استرا چلانے پر مصر چلا آرہا ہے اور معلوم ہے کہ معصیت پر اصرار سرا سر عدوان اور طغیان ہے اور تجاوز عن حدود اللہ ہے۔ جو کہ شرعاً" ناقابل برداشت ہے اور تلک حدود اللہ لا تعتدوا کے علی الرغم حدود اللہ کو پھلانگنے والا امامت کا اہل ہرگز نہیں۔

الافتاء وکتبہ ووقع علیہ

محمد عبداللہ خان بن الشیخ محمد حسین بلوچ

مبعوث دارالافتاء الدعوۃ والارشاد۔ الریاض

رئیس المدرسین بدارالحدیث چینیانوالی' لاہور

خطیب جامع سبحانی اہلحدیث' رضا آباد' فیصل آباد

ہمارا دستور العمل (ماٹو)

ہم مرتبہ ہیں یاران نبیؐ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
ہیں کرنیں ایک مشعل کی بوبکر و عمر' عثمان و علی

(مولانا ظفر علی خاں)

اچھے ساتھی۔ کراچی

دنیا بھر کے اردو خواں بچوں کا منفرد ماہ نامہ

صفحہ صفحہ تعلیم ---- سطر سطر تربیت

اسلام اور پاکستان سے سچی محبت اور ماں کی ممتا اور شفقت پدری کے جذبوں سے معمور۔ باتوں باتوں میں مدنیت صالحہ ---- اچھی شہریت کے رہنما اصول اجاگر کرنے والا۔ اپنے دامن میں جگمگاتی اسلامی تاریخ کی نورانی کرنیں اور انسانی اخلاقیات کے سدا بہار پھول لئے' ان شاء اللہ بہت جلد شائع ہو رہا ہے' ہمارے اردگرد کے کرداروں کی دل چسپ اور سچی زندہ کہانیاں' معلوماتی مضامین' ہنستے ہنسانے والے مہذب لطائف و ظرائف' پیاری پیاری نظمیں' بلا فیس انعامی مقابلے' نصابی و غیرنصابی سرگرمیوں میں طلباء و طالبات کا سچا دوست اور بہت سی علمی و ادبی دل چسپیاں!

مدیران: اسماء ہارون اور شکیلہ طارق (بی' اے)

۲۵ سی گلشن رفیع نزد جامعہ ملیہ' کراچی ۷۵۲۱۰

فون نمبر ۴۰۰۹۸۷۸ (نمونہ کاپی کے لئے نیوز ایجنٹ صاحبان رابطہ فرمائیں)